دستبرداری کی شق

’’مقامی زبان میں ترجمہ شدہ فیصلہ مدعی کے محدود استعمال کے لئے ہے کہ وہ اسے اپنی زبان میں سمجھنے اور اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔تمام عملی اور سرکاری مقاصد کے لیے فیصلے کا انگریزی وژن مستند ہوگا۔

سیریل نمبر

عدالت عالیہ جموں و کشمیر اور لداخ
سری نگر

ایم اے نمبر۔104/2015

آئی اے نمبر۔01/2015

فیصلہ:13.07.2023 کو محفوظ کیا گیا

فیصلہ: 11.08.2023 کو سُنایا گیا

محمد اکبر بٹ۔ اپیل کنندہ/سائل

بذریعے: مسٹر منظور احمد ڈار،ایڈوکیٹ بشمول
مسٹر جاوید احمد،ایڈوکیٹ

بنام

گوتم انجینئرنگ کمپنی و دیگران۔ جواب دہندگان

بذریعے: مسٹر اے چستی،ایڈوکیٹ۔

کورم: عزت مآب چیف جسٹس۔
عزت مآب مسٹر جسٹس جاوید اقبال وانی، جج

فیصلہ

جاوید اقبال، جج

1۔موجودہ اپیل جموں وکشمیر اسٹیٹ کنزیومر پروٹیکشن ریڈریسل کمیشن، سری نگر، (اب سے مختصراً " کمیشن") کی طرف سے شکایت صارفین فائل نمبر 29/2009 بعنوان "محمد اکبر بٹ بمقابلہ گوتم انجینئرنگ کمپنی و دیگران۔ (اب سے مختصر طور پر "شکایت") 25.08.2014 پر فیصلہ صادر کیا گیا (اب سے مختصر طور پر "اعتراض شدہ فیصلہ") کے خلاف کی گئی ہے

حقائق:

☆اپیل کنندہ نے جموں وکشمیر کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1987 (مختصر طور پر 1987 "ایکٹ") کی توضیعات کے تحت ابتدائی طور پر مدعا علیہ 1 کے خلاف شکایت درج کی جس میں کہا گیا ہے کہ اس نے اپنی روزی روٹی کمانے کے لیے 3-ڈی ایکس ماڈل کا جے سی بی ہائیڈرولک ایکسکیویٹر 01.10.2008 پر 22,22,153 روپے کی رقم میں خریدا۔ جو کہ مدعا علیہ 1 کے ذریعہ بل/انوائس کے ذریعے تسلیم کیا گیا۔

☆ شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کی شکایت میں مزید استدعا کی گئی کہ جب مذکورہ جے سی بی کو محررہ 10.10.2008 پر کام پر لگایا گیا تو چند گھنٹوں کے اندر ہی اس میں مکینیکل خرابی پیدا ہوگئی اور یہ ناکارہ ہوگیا جس کی اطلاع مدعا علیہ 1 کو اُسی دن ٹیلی فون پر دی گئی جس نے جائے وقوع پر ایک میکینک کے ذریعے معائنہ اور جانچ پڑتال کرائی، جس کے بعد مدعا علیہ 1 نے شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کو مطلع کیا کہ جے سی بی کے انجن میں بڑی خرابی پیدا ہوگئی ہے اور اسے تبدیل کرنے کی ضرورت

ہے۔ مذکورہ دن جے سی بی کا معائنہ اور مرمت کرنے کے لیے، مدعا علیہ 1 کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس نے شکایت کنندہ/اپیل کنندہ سے 27, 430 روپے کی رقم وصول کی۔ اس حقیقت کے باوجود کہ جے سی بی وارنٹی کی مدت کے اندر تھا۔

☆ شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کی شکایت میں مزید کہا گیا ہے کہ اس نے مدعا علیہ 1 کو فیکس کے ذریعے محررہ 12.10.2008 پر ایک خط بھیجا جس میں ناقص جے سی بی کو فوری طور پر تبدیل کرنے کی درخواست کی گئی بصورت دیگر شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کو اس وجہ سے بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑے گا کیونکہ شکایت کنندہ/اپیل کنندہ نے جموں وکشمیر بینک برانچ آفس نمبر لابل پمپور سے بھاری شرح کی سود کے عوض بھاری رقم کا قرض لینے کے بعد جے سی بی خریدا ہے اور یہ بھی کہ شکایت کنندہ/اپیل کنندہ نے مختلف ٹھیکیداروں کے ساتھ کام کرنے کیلئے متعدد معاہدے کئے ہے جو کہ جے سی بی کو تبدیل نہ کرنے کی صورت میں شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کے ہاتھ سے نکل جائیں گئیں۔

☆ شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کی شکایت میں اس کے بعد یہ استدعا کی گئی کہ مدعا علیہ 1 نے شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کو یہاں یقین دلایا کہ جے سی بی کے عیب دار انجن کو چند دنوں میں تبدیل کر دیا جائے گا اور اگرچہ انجن کی مرمت کردی گئی تھی، لیکن یہ کہ سہ کہ یہ ویٹر جے سی بی میں دوبارہ خرابی پیدا ہوگئی اور پھر سے اس کی عارضی مرمت کے لیے مدعا علیہ 1 نے اس میں شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کی طرف سے 16, 931 روپے کی رقم وصول کی۔

☆ شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کی شکایت میں مزید یہ کہا گیا کہ مدعا علیہ 1 نے اس کے بعد اسے مطلع کیا کہ مدعا علیہ 2 سے جے سی بی میں نصب کرنے کے لیے ایک نیا انجن آیا ہے اور اس طرح ناقص جے سی بی کو شکایت کنندہ/اپیل کنندہ اپنے خرچہ اور محنت سے مدعا علیہ 1 کے کام کی جگہ پر لے گیا تاہم حیرت انگیز طور پر نام نہاد نئے انجن کے نام پر جے سی بی میں پرانا نصب کیا گیا تھا جس کے خلاف شکایت کنندہ/اپیل کنندہ نے اعتراض کیا اور مطالبہ کیا کہ ناقص جے سی بی کو یا تو نئے سے تبدیل کیا جائے یا اس میں نیا انجن نصب کیا جائے یا متبادل اپنے پیسے اسے واپس کیے جائے جو کہ مدعا علیہ نے قبول نہیں کیا۔

جس کے نتیجے میں شکایت کنندہ/اپیل کنندہ بے کار اور بے روزگار ہو گیا، کیونکہ وہ اپنے اور اپنے خاندان کے لیے روزی کمانے کا واحد ذریعہ ہے، اس کے علاوہ شکایت کنندہ اپیل کنندہ کو جواب دہندگان کے ذریعے اختیار کیے گئے غیر منصفانہ تجارتی طریقوں کی وجہ سے زبردست ذہنی تکلیف اور اذیت سے گزرنے کے ساتھ قیمتی وقت اور پیسے کا نقصان بھی ہوا ہے۔

2۔شکایت پر غور کرنے کے بعد، کمیشن نے مدعا علیہ 1 کو طلب کیا اور اگرچہ ابتدائی طور پر شکایت کنندہ /اپیل کنندہ نے مدعا علیہ 1 کو صرف فریق مدعا علیہ کے طور پر شامل کیا تھا، پھر بھی، کمیشن نے مدعا علیہ 2 کو اس کے سامنے شکایت کے زیر التواء ہونے کے دوران فریق مدعا علیہ کے طور پر شامل کیا جب مدعا علیہ 1 نے اپنے جواب میں استدعا کی کہ وہ صرف ایک ڈیلر ہے نہ کہ جے سی بی کا مینوفیکچرر، جو کہ مدعا علیہ 2 ہے۔

3۔کمیشن اپنے علاقائی دائرہ اختیار کے بارے میں جواب دہندگان کی طرف سے اٹھائے گئے ابتدائی اعتراض سے نمٹنے کے بعد اور اسے مسترد کرنے کے بعد، شکایت پر فیصلہ سنانے کے لیے آگے بڑھا۔

4۔شکایت کنندہ/اپیل کنندہ نے شکایت کے فیصلے کے دوران اپنے علاوہ گواہ کے طور پر پیش ہونے والے 3 گواہوں کے حلف نامے دائر کیے، جبکہ مدعا علیہ 1 نے اپنے 2 ملازمین کے ثبوت کا حلف نامہ دائر کیا۔ یہاں مدعا علیہ 2 کی طرف سے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔

☆ 5۔کمیشن نے شکایت کے فیصلے کے اختتام پر اعتراض شدہ فیصلہ ☆ دیا جس کے تحت جواب دہندگان کو ہدایت دی گئی کہ وہ تمام مطلوبہ مرمت کریں اور جے سی بی میں جو بھی پرزے درکار ہیں ان کی تبدیلی کو 3 ہفتوں کے عرصے کے اندر شکایت کنندہ کے اطمینان کے مطابق مکمل طور پر کارگر بنائیں علاوہ ازیں جواب دہندگان کو ہدایت دی گئی کہ وہ شکایت کنندہ کو 3 لاکھ کا مجموعی معاوضہ ادا کرے کیونکہ اسے ادھار لی گئی رقم پر اس کی طرف سے قابل ادا سود کی ادائیگی کے لیے نقصان اٹھانا پڑا ہے جس میں کمائی/منافع کا نقصان اور مشین کی مکرر فروخت کی قیمت میں کمی بھی شامل ہے۔اس کے علاوہ جواب دہندگان کو ہدایت کی گئی کہ وہ ترسیل کی تاریخ سے 6 ماہ تک مشین کو مفت خدمات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ قانونی چارہ جوئی کے

اخراجات کے طور پر 10,000 روپے ادا کریں اس طرح سے جواب دہندگان کے ذریعہ یکساں طور پر تین لاکھ دس ہزار روپے شکایت کنندہ کی طرف واجب الادا ہونگیں یا فیصلہ سنانے کی تاریخ سے 6 ہفتوں کے اندر کمیشن میں جمع کیے جائیں۔

6۔شکایت کنندہ/اپیل کنندہ نے اعتراض شدہ فیصلے سے غیر مطمئن ہو کر اپیل میں دیئے گئے حقائق کی بنیاد پر موجودہ اپیل کو قائم رکھنے کا انتخاب کیا ہے۔

فریقین کے وکیل کو سنا اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔

7۔موجود اپیل کا جائزہ لینے سے پہلے یہاں یہ ذکر کرنا اہم ہے کہ جواب دہندگان نے اعتراض شدہ فیصلے کی صداقت اور قانونی حیثیت پر اعتراض نہیں کیا ہے یا اس پر سوال نہیں اٹھایا ہے، اس طرح، کمیشن کی طرف سے اعتراض شدہ فیصلے میں درج کردہ نتائج میں ناقص سروس اور اُن کی طرف سے غیر منصفانہ طریقوں کی وجہ سے حتمی حیثیت اختیار کر لی گئی ہے۔

8۔موجودہ کیس کو دیکھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کمیشن نے اس حقیقت کو نوٹ کیا کہ جے سی بی ناقص تھا اور اسے مدعا علیہ 1 نے مئی 2009 سے اپنی ورکشاپ میں رکھا تھا جب تک کہ اسے مرمت کے بعد شکایت کنندہ اپیل کنندہ تک پہنچایا گیا، اور کمیشن کی طرف سے فیصلہ سنایا گیا کہ غیر استعمال کنندہ جے سی بی کی وجہ سے مدعا علیہان کی طرف سے شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کو قابلِ ادا 3 لاکھ روپے کی ادائیگی کی اجازت دی گئی

ریکارڈ کے مشاہدے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کمیشن نے شکایت کنندہ اپیل کنندہ کو مذکورہ مدت کے لیے جے سی بی کا استعمال نہ کرنے کی وجہ سے ہونے والے روزمرہ کے نقصان کو نظر انداز کیا ہے اور اس کے نتیجے میں شکایت کنندہ اپیل کنندہ کو قابل ادائیگی معاوضے کا تعین نہیں کیا ہے۔کمیشن جے سی بی میں خامی کو چھپاتے ہوئے مدعا علیہان کی طرف سے کی جانے والی ناقص خدمات اور غیر منصفانہ طریقہ کار کی وجہ سے شکایت کنندہ اپیل کنندہ کو معاوضہ دینے میں بھی ناکام رہا ہے۔

اس کے علاوہ بظاہر کمیشن نے بھی شکایت کنندہ اپیل کنندہ کو جے سی بی کی مکرر فروخت کی قیمت

میں کمی کے لیے معاوضہ نہیں دیا ہے کیونکہ یہ مدعا علیہ 1 کی ورکشاپ میں تقریبا 5 سال تک غیر فعال حالت میں پڑا رہا۔ اگرچہ کمیشن نے 5 سال کی مذکورہ مدت کے مقابلے میں، شکایت کنندہ اپیل کنندہ کو قابل ادائیگی معاوضہ مقرر کرنے کے مقاصد کے لیے ڈھائی سال کی مدت کو مدنظر رکھا ہے، اور شکایت کنندہ/ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ دونوں کو جے سی بی کو ٹھہرائے رکھنے کے عمل کے پیش نظر ذمہ دار ٹھہرایا اور مذکورہ مدت کو 5 سال سے گھٹا کر ڈھائی سال کر دیا گیا۔

لہٰذا، مذکورہ بالا کے پیش نظر کمیشن نے مشین کو ڈھائی سال تک بے کار رکھنے، مشین کے استعمال نہ ہونے کی وجہ سے روز کے نقصان اور ناقص سروس، غیر منصفانہ طریقہ کار کے حوالے سے شکایت کنندہ /اپیل کنندہ کو واجب الادا معاوضے پر مناسب تخمینہ نہیں لگایا ہے

.9 کیس کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ تجزیہ اور ریکارڈ پر موجود مواد، کمیشن کی طرف سے سُنائے گئے اعتراض شدہ فیصلے سے لگتا ہے کہ کمیشن کی طرف سے تیار کردہ اور شکایت کنندہ اپیل کنندہ کو اس کے ذریعے دیے گئے معاوضے کا درج ذیل طور پر دوبارہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے:-

(i) پانچ سالوں میں سے کل دنوں کی تعداد کے 50 فیصد پر غور کرتے ہوئے مشینری مدعا علیہ 1 کی تحویل میں رہی، کل مدت 365 دن x2.5 سال = 912 دن تک ہوتی ہے۔

(2) غیر استعمال کنندہ مشینری کے ایک مہینے میں کُل کام کے دنوں کی اوسط تعداد =15 دن یعنی ڈھائی سال (30 ماہ) میں 456 دن۔

(3) کام کا اوسط گھنٹہ فی دن = 4 گھنٹے۔

(4) کل کام کرنے والے گھنٹے = 456 دن x4 گھنٹے = 1824 گھنٹے

(v) مشینری کے صارف چارجز @ اوسط شرح فی گھنٹہ = 800 روپے۔

(vi) کل آمدنی جو استعمال کنندہ مشینری سے کمائی جا سکتی ہے 1824 گھنٹے x 800 روپے = **14,59,200** روپے۔

(vii) 4 گھنٹے کے لیے فی دن ایندھن کی قیمت 200 روپے اور 1824 گھنٹوں کے لیے ایندھن کی

کل قیمت 1824 گھنٹے x200 روپے= **3,64,800** روپے کی کٹوتی کریں۔

(viii) آپریٹر کی تنخواہ کے اخراجات میں ایک لاکھ روپے 8000 روپے فی مہینہ x30 ماہ کی کل مدت **2,40,000** روپے کی کٹوتی کریں۔

(الف) کل کمائی گئی آمدنی جس کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے	**14,59,200** روپے
(ب) ایندھن کی قیمت کی کٹوتی جس کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے	**3,64,800** روپے
(ج) آپریٹر کی تنخواہ کی کٹوتی جس کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے	**2,40,000** روپے
کل	**8,54,400** روپے۔
ریاستی کمیشن کی طرف سے حکم نامہ کے ذریعے پہلے سے ادا کی گئی رقم کی کٹوتی کریں۔	**3,10,000** روپے
کل	**5,44,400** روپے

10۔ مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر اعتراض شدہ فیصلہ میں ترمیم کی جاتی ہے جیسا کہ اوپر تفصیل سے بتایا گیا ہے اور اس طرح سے اپیل کو نمٹا دیا جاتا ہے اور شکایت کنندہ/اپیل کنندہ کو 5,44,400 روپے کی رقم کا حقدار ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور جواب دہندگان اس حکم نامہ کے صادر ہونے کی تاریخ سے 8 ہفتوں کے اندر اس رقم کو یکساں طور پر ادا کریں گیں۔

11۔ مقدمہ نمٹایا گیا۔

﴿جاوید اقبال وانی﴾ **﴿این۔ کوٹیشور سنگھ﴾**

جج **چیف جسٹس**

سری نگر

11.08.2023

کیا فیصلہ قابل رپورٹ ہے؟ ہاں۔